ڈاکٹر محمد افضل ربانی ★

امام شافعی رح بحیثیت شاعر

امام شافعی رح بطور فقیہ اتنے معروف ہیں کہ عالم اسلام کا ہر فرد، اس میدان میں ان کے تبحر علمی کا قائل ہے۔ ان کی فقاہت اور تفسیر وحدیث کی خدمات پر عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن ان کی شاعرانہ حیثیت اور ادبی خدمات پر اردو میں کوئی جامع کام ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ زیر نظر مقالے میں ہم نے فن شعر میں آپ کی حیثیت پر کلام کیا ہے۔ وباللہ التوفیق

حسب ونسب: آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع تھا۔ آپ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے[۱]

پیدائش:۔ آپ کی جائے پیدائش کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے راجح قول یہی ہے کہ آپ سنہ ۱۵۰ھ میں فلسطین کے مشہور شہر غزہ میں پیدا ہوئے[۲] آپ کے والد مکہ معظمہ کے رہنے والے تھے۔ وہ غزہ چلے آئے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔[۳] دوسال بعد آپ کی والدہ آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں[۴] آپ نے مکہ میں بحالت یتیمی اپنی والدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید یاد کرلیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک کو یاد کرلیا[۵]

دیہاتی زندگی کا اختیار: آپ نے فصاحت وبلاغت حاصل کرنے کیلئے افصح العرب قبیلہ ھذیل میں رہنا اختیار فرمایا[۶] کیونکہ بنوھذیل ادب، شاعری، فصاحت اور خطاب میں بے حد معروف تھے[۷] ان کے بنوھذیل کلام کا ایک دیوان، دیوان الھذلیین: کے نام سے چھپ چکا ہے۔

امام شافعی رح: بنوھذیل کے ساتھ سترہ سال رہے[۸] بغدادی کے بقول آپ نے بیس سال بنوھذیل میں گزارے[۹] ان کے ہمراہ سفر کئے اور بادیہ پیمائی کی جس کی وجہ سے آپ کی زبان خالصہ فصیح عربی میں رنگی گئی۔ عرب شعراء کا کلام، امثال، محاورات اور ایام العرب وانساب العرب آپ کو ازبر ہوگئے[۱۰]

فقہ اسلامی کی طرف توجہ: بنوھذیل میں سترہ سال گزارنے کے بعد جب آپ واپس مکہ معظمہ آئے تو آپ نے اہل مکہ میں اپنی ادبی وشاعرانہ قابلیت کی دھاک بٹھادی۔ آپ فرماتے ہیں ایک دن مجھے میرے خاندان کے ایک

★ شعبہ عربی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بزرگ نے فرمایا- اے ابو عبد اللہ میرے لئے یہ بات بہت گراں ہے کہ آپ میں اتنی فصاحت، بلاغت ادب اور سمجھ کے باوجود فقہ نہ ہو- اگر آپ فقہ بھی حاصل کرلیں تو آپ اپنے دور کے سردار بن سکتے ہیں- میں نے عرض کیا- مجھے کیا کرنا چاہیئے- انہوں نے فرمایا- مسلمانوں کے سردار مالک بن انس کے پاس چلے جاؤ- یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں نے دوبارہ موطا یاد کرنا شروع کی اور نو راتوں میں یاد کرلیا پھر امام مالکؒ کے ہاں مدینہ منورہ چلا گیا اور ان سے علوم حاصل کرنا شروع کئے[11] آپ امام مالکؒ کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ امام مالکؒ سنہ ۱۷۹ء میں فوت ہوگئے اس وقت امام شافعیؒ کی عمر ۲۹ سال تھی اور فقہ میں سند رکھتے تھے[12]

آپ کی ادبی زندگی:-

چونکہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک معتد بہ حصہ عرب کے فصیح ترین قبیلہ بنوھذیل میں گزارا تھا اس لئے آپ کی زبان میں فصاحت، سلاست، طلاقت اور شعر گوئی کا ملکہ بدرجہ اتم پیدا ہوگیا[13] علماء اسماء الرجال، مؤرخین اور نقادوں نے آپ کی ادبی صلاحیتوں کو خوب سراہا ہے زمخشری لکھتے ہیں :-

"انه كان اعلى كعبا واطول باعا فى كلام العرب :[14] کہ

آپ کلام عرب سمجھنے میں ماہر تھے اور ید طولیٰ رکھتے تھے- اس کے علاوہ زمخشری نے امام شافعیؒ کی ادبی فضیلت پر بھی ایک کتاب بعنوان "شافى العى من كلام الشافعى" لکھی(۱۵)

محمد الخضری لکھتے ہیں:-

: شافعیؒ فصاحت اور ادب میں جاحظ سے کم نہیں تھے[16] احمد حسن الزیات لکھتے ہیں: وهو حجة فى اللغة وآية فى الانساب والاخبار. وقد بلغ من المكانة فى الادب والدراية فى اللغة . ان قرأ عليه الاصمعى اشعار الهذ ليين[17] کہ شافعی لغت، انساب اور اخبار میں حجت تھے- ادب اور لغت میں آپ کا یہ مقام کہ اصمعی جیسے لغوی نے آپ سے اشعار الہذلیین پڑھے الاسنوی طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں -كان قوله حجة فى اللغة كقول امرو القيس ولبيد ونحوهما"(۱۸) کہ امرو القیس اور لبید جیسے (شعراء) کی طرح آپ (شافعیؒ) کا قول لغت میں حجت ہے ابن حاجب اپنی معروف تصنیف "تصریف" میں امام شافعیؒ کے قول کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں- الاسنوی لکھتے ہیں:- "ولهذا عبر ابن الحاجب فى تصريفه بقوله وهى لغة الشافعى كما يقولون لغة تميم وربيعة "[19]الف

یاقوت لکھتے ہیں:-

سمعت ابن هشام يقول الشافعى كلامه لغة يحتج بها[19-ب] کہ شافعیؒ کا کلام بطور دلیل لایا جاتا ہے- ابن

خلکان کہتے ہیں:۔ " اجتمعت فیہ من العلوم ... وغیر ذالک من معرفة کلام العرب واللغة والعربیة والشعر حتی ان الاصمعی مع جلالة قدرہ فی ھذا الشان قرأ علیہ اشعار الھذلیین "[20] کہ امام شافعیؒ بہت سارے علوم پر دسترس رکھتے تھے۔۔۔ آپ کو کلام عرب، لغت، عربی اور شعر پر مکمل گرفت تھی حتی کہ اصمعی جیسے ماہر لغت نے بھی آپ سے اشعار الھذلیین پڑھے۔ بغدادی کہتے ہیں: " ومن زعم انہ علی مثل محمد بن ادریس فی علمہ وفصاحتہ ومعرفتہ وثباتہ وتمکنتہ فقد کذب "[21] کہ جو شخص سمجھتا ہو کہ وہ علم، فصاحت، معرفت، استقلال اور مرتبہ میں امام شافعیؒ کے برابر ہے، وہ جھوٹا ہے۔ احمد امین کہتے ہیں کہ:۔ " بنو ھذیل کے ساتھ قیام نے شافعیؒ میں لغت اور شعر کی معرفت پیدا کردی؛"[22] فہم قرآن مجید سے متعلق آپ کا قول ہے کہ میں نے قرآن مجید یاد کیا تو ایسا کوئی حرف نہیں تھا جس کا معنی اور مطلب مجھے نہ آتا ہو[23]

آپ بحیثیت شاعر:۔

قدرت نے امام شافعیؒ میں بہت ساری خصوصیات ودیعت فرمائی تھیں۔ آپ مفسر، محدث، فقیہ، لغوی اور بہت سارے دیگر علوم میں درجہ امامت پر فائز تھے۔ شعر گوئی اور شعر فہمی میں آپ کا مرتبہ طبقہ اولیٰ کے شعراء سے کم نہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔ ولولاالشعر بالعلماء یزری. لکنت الیوم اشعر من لبید[24] کہ اگر شعر گوئی علماء کیلئے معیوب نہ ہوتی تو آج میں لبید سے بڑا شاعر ہوتا۔ ماہرین فن شعر، علماء اسماء الرجال اور مؤرخین نے شعر گوئی اور شعر فہمی میں آپ کی قابلیت اور مہارت کو تسلیم کیا ہے[25] ابن رشیق کہتے ہیں:۔

" فکان من أحسن الناس افتنانا فی الشعر "[26] کہ آپ (امام شافعیؒ) شعر فہمی میں لوگوں سے بہتر تھے۔ الاسنوی کہتے ہیں:۔۔۔" ذا شعر غریب[27] کہ آپ کے اشعار بڑے اچھوتے ہیں۔ ابن خلکان کہتے ہیں:۔

"وللامام الشافعی اشعار کثیرة[28] کہ امام شافعیؒ نے بہت سارے اشعار کہے۔ احمد امین کے نزدیک اصمعی جیسے لغوی کا آپ سے اشعار الھذلیین، واشعار الشنفری پڑھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ فن شعر میں ماہر تھے[29] امام شافعی کی شعر فہمی سے متعلق النویری نے "نہایة الادب" میں ایک واقعہ لکھا ہے:۔

"۔ امام شافعی کا اپنے چند رفقاء کے ساتھ ایک جگہ سے گزر ہوا۔ آپ نے ایک مغنیہ کی آواز سنی جو گارہی تھی

خلیلیّ ما بال المطایا کانھا. نراھا علی الاعقاب بالقوم تنکص .

آپ رک گئے۔ جب گیت ختم ہوا تو آپ نے اپنے رفقاء میں سے ابراھیم سے پوچھا۔ کیا آپ کو یہ گیت پسند آیا"

انہوں جواب دیا نہیں " آپ نے فرمایا " تمہارے اندر حس ہی نہیں ہے "[۳۰]

اس میں شک نہیں کہ امام شافعیؒ نے جس طرح اپنی زندگی کا آغاز فصحاء عرب اور عظیم شعراء کے ساتھ رہنے سے کیا، اگر چاہتے تو اس دور کے عظیم ترین شعراء میں شمار ہوتے لیکن آپ نے اس فن کی بجائے ایک بلند اور اعلیٰ منزل مقصود کو اپنا مقصد بنایا۔ تاہم آپ نے مختلف دینی و معاشرتی موضوعات پر شعر لکھے ہیں۔ جو معیار اور باعتبار فن کسی طرح کم نہیں[۳۱]

آپ کا کلام ادب کی معروف کتب اور اسماء الرجال کے مصادر میں جگہ جگہ ملتا ہے اس کے علاوہ مختلف فضلاء کی تعلیقات کے ساتھ کئی بار دیوان کی شکل میں بھی چھپ چکا ہے[۳۲]

آپ کے دور میں شاعری کے موضوعات:۔

امام شافعیؒ کا دور علمی اور فکری ترقی کا زریں عہد شمار ہوتا ہے یہ تدوین علوم کا دور تھا، اس عہد میں دیگر علوم وفنون کی طرح فن شعر نے بھی خوب ترقی کی یہ فن اس دور میں ہر دل عزیز تھا اور اجتماعی زندگی پر اس کا گہرا اثر تھا[۳۳]

بنوامیہ کے دور میں شاعری میں دور جاہلیت کی تقلید جاری رہی اس عہد کے شعراء دور جاہلیت کے شعراء کے طریق کو پیش نظر رکھتے تھے۔[۳۴] مگر عباسی دور میں شعراء نے اس روایت (تشبیب ، وقوف اطلال ، اور وصف ناقہ) کو توڑا[۳۵] اور اس فن میں جدید موضوعات کی راہ پیدا کی جو مذہبی ، سیاسی معاشرتی اور تمدنی انقلاب پر مشتمل تھے۔ اس دور میں مدح ، ہجو، وصف خمر اور غزل المذکر میں اضافہ ہی ہوا۔ بلکہ مؤخر الذکر (غزل المذکر) صنف تو ہے ہی عباسی دور کی پیداوار[۳۶]

موضوعات کے تغیر کے ساتھ ساتھ الفاظ اور اسلوب میں تغیر واقع ہوا غریب اور نامانوس الفاظ کا استعمال متروک ہوگیا۔ البتہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے اس دور کی شاعری عجمی ثقافت سے بھی متاثر ہوئی[۳۷]

اس دور کے عظیم شعراء میں بشار بن برد (۹۵-۱۶۷ھ) ابو نواس (۱۴۵-۱۹۸ھ) ابو العتاهیہ (۱۳۰-۲۱۱ھ) ابو تمام (۱۹۲-۲۳۱ھ) البحتری (۲۰۶-۲۸۴ھ) ہیں[۳۸]

آپ کی شاعری:۔

مؤرخین و نقاد کی آراء اور امام شافعیؒ کی شاعری (جو اس وقت ہمارے سامنے ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کو شاعری سے وابستگی تھی اور اس فن پر پوری گرفت تھی[۳۹] آپ کی شاعری آپ کے

دور کے مروجہ اسلوب کی عکاسی کرتی ہے جس میں حلاوت بھی ہے اور ملاحت بھی آپ کے اشعار میں جودت اور سلاست بدرجہ اتم موجود ہے اس میں مبالغہ، تعقید لفظی و معنوی قطعاً نہیں آپ کی شاعری فحاشی و سخیف الفاظ سے پاک ہے۔ آپ کا کلام نہایت سادہ ہے جس میں غریب و نامانوس الفاظ قطعاً نہیں۔ امام شافعیؒ قرآن وحدیث کے ایک جلیل عالم تھے اس لئے آپ کے کلام میں قرآنی تراکیب اور اسلوب حدیث نبوی جگہ جگہ ملتا ہے:۔

وارض الله واسعة ولكن - أذا نزل القضاء ضاق القضاء [۳۰]

قرآنی ترکیب ہے۔ قالوا ألم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها[۳۱]

يريد المرء ان يوتى مناه . ويابى الله الاما ارادا[۳۲] قرآنی ترکیب ہے :. ويأبى الله الا ان يتم نوره[۳۳]

ان الملوك بلاء حيثما حلوا. فلا يكن لك فى ابوابهم ظل[۳۴] ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها[۳۵]

اس قسم کے اور بہت سارے اشعار آپ کے دیوان میں ہیں قرآنی تراکیب سے مشابہت کے علاوہ آپ کے کلام میں قرآنی آیات کی معنوی ترجمانی بھی جگہ جگہ ملتی ہے۔ امام شافعیؒ کا مرتبہ فن حدیث میں بھی مسلم ہے[۳۶] آپ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ تراکیب حدیث نبوی کو (لفظاً ومعناً) استعمال کیا ہے:۔

وما الصمت الافى الرجال متاجر- وتاجره يعلو على كل تاجر[۳۷]

ترکیب حدیث:۔ فليقل خيرا او ليصمت[۳۸]

وادزكاة الجاه واعلم بانها . كمثل زكاة المال تم نصابها[۳۹]

ترکیب حدیث ادوا زكاة اموالكم[۵۰]

وكذا الغنى هوالغنى بحاله. ليس الغنى بملكه وبماله[۵۱]

ترکیب حدیث: . ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس [۵۲]

امام شافعیؒ کو جاہلی شاعری پر مکمل گرفت تھی[۵۳] آپ نے اپنی شاعری میں دور جاہلیت کے شعراء کی تراکیب اور اسلوب کو اپنایا ہے:۔يالهف نفسى على مال ارقه على المقلين من اهل المروات[۵۴]

شعر قدیم میں ہے:۔

الهفى بقرى سحبل حين احلبت . علينا الولايا والعدد المباسل [۵۵]الف

يالهف نفسى على الشباب ولم . افقد به اذفقدته امما[۵۵] ب

كيف الوصول الى سعاد ودونها. قلل الجبال ودونهن حتوف .

والرجل خافية ولالي مركب. والكف صفر والطريف مخوف[٥٦] الف

شعر جاہلی :-

بانت سعاد فقلبي اليوم متبول مقيم اثرهالم يخبر مكبول [٥٦ ب].

ياراكباقف بالمحصب من منى - واهتف بقاعد خيفها والناهض [٥٧] شعر قدیم میں ہے:-

قفا نبک من ذکری حبيب ومنزل

بسقط اللوى بين الدخول فحومل[٥٨]

فقہی مسائل کے استنباط کیلئے اما شافعیؒ قرآن وحدیث کے علاوہ حسب ضرورت جاہلی دور کے شعراء کا کلام بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ جس سے آپ کی شعر گوئی، شعر فہمی اور اس فن میں آپ کی فضیلت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اپنی معروف کتاب، الام میں "باب المشى الى الجمعه" کے تحت آیت واذانودی للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكرالله. فاسعوا کے مادہ السعی کے معنی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومعقول انّ السعى فى هذا الموضع العمل" قرآنی آیات سے استشہاد کے بعد جاہلی شعراء میں ہی زہیر کے کلام سے دلیل پیش کرتے ہیں :-

سعى بعدهم قوم لكى يدركوهم . فلم يفعلوا ولم يليموا ولم يألوا[٥٩]

کتاب الام :- باب الاستنجاء کے تحت: استقبال واستدبار قبلہ کے مسئلے پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-" ونهى عن الروث والرمة وان يستنجى الرجل بيمينه قال الشافعي الرمةالعظم البالى.قال الشاعر، اماعظامها فرم . وامالحمها فصليب[٦٠]"

لفظ رمہ کا معنی پرانی ہڈی اس معنی کی توثیق کیلئے دلیل شعر قدیم سے دی ہے۔

کتاب الام:. باب دخول مکه لغيرارادة حج ولاعمرة میں قرآنی آیت " واذ جعلنا البيت مثابة للناس وامنا" لفظ مثابة کا معنی بیان کرتے ہیں :. المثابة فى كلام العرب الموضع يثوب الناس اليه ويؤبون يعودون اليه بعد الذهاب منه وقد يقال ثاب اليه اجتمع اليه

اس معنی کی توثیق کے لئے ورقة بن نوفل کے شعر سے دلیل دیتے ہیں۔

مثابالافنا، القبامل كلها. تخب اليه اليعملات الذوامل [٦١]

اسی کے لئے خداش بن زہیر النصری کے شعر سے بھی استدلال کیا ہے:-

فما برحت بکر تثوب وتدعی

ویلحق منهم اولون وآخر[62]

شفعہ کے مسئلہ پر دوران بحث آپ سے پوچھا گیا "افتوجدنی ما یدل اسم الجوار یقع علی الشریک ؟ کہ کیا" جوار "کا اطلاق "شریک" پر ہوسکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا" کیوں نہیں - بیوی پر بھی لفظ جوار کا اطلاق ہوتا ہے- اور دلیل میں اعشیٰ کا شعر پڑھا:-

اجارتنا بینی فانک طالقة

وموموقة ما کنت فینا ووامقة

اجارتنا بینی فانک طالقة

کذا امور الناس تغدو وطارقة[63]

آپ کی شاعری کے موضوعات :-

آپ کے دور کے شعراء کو ان کے کلام کے تناظر میں مندرجہ ذیل طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :-

الف- سیاسی شعراء ب- غزل گو شعراء ج- مذہبی شعراء[64]

ان میں سے ہر طبقہ کے شعراء اپنے اپنے موضوعات پر خوب طبع آزمائی کرتے تھے سیاسی شعراء میں سے بعض خاندان عباسیہ کے ساتھ منسلک تھے جو اس خاندان اور عباسی خلفاء کی مدح میں طبع آزمائی کرتے، دوسری طرف علوی خاندان سے منسلک شعراء اپنے ممدوحین کی مدح سرائی کرتے تھے۔

غزل گو شعراء اپنی اپنی جولانی طبع کے مطابق معاشرہ سے داد وصول کرتے تھے گویا ان شعراء نے شاعری کو ذریعہ معاش، لہو ولعب اور دنیوی عزوجاہ کے ناجائز حصول کا وسیلہ بنایا ہوا تھا[65] اس دور میں شعراء کا ایک ایسا طبقہ بھی تھا جن کی شاعری دینی موضوعات پر مشتمل تھی ان زہاد شعراء میں ابو العتاھیہ (۱۳۰-)ھ (ابو العتاھیہ کی زندگی کا (۱۸۰ھ سے) دور ثانی مراد ہے جب اس نے لہو ولعب سے توبہ کرلی (۶۶) عبد اللہ بن المبارک (۱۱۸-۱۸۱)ھ کو محمد بن کناسہ (۲۰۸م) ھ محمود الوراق (۲۳۰م) ھ معروف ہیں (۶۷) امام شافعیؒ کی شاعری اسی طبقہ کی نمائندہ ہے آپ کی علمی وجاہت زہد و تقوی اور تفقہ فی الدین کا تقاضا ہی یہی تھا کہ آپ ایمان، زہد وتقویٰ، فضیلت علم اور اصلاح معاشرہ جیسے عنوانات پر شعر کہیں - آپ کی شاعری کے موضوعات ہیں :-

ایمانیات :-

شهدت بان الله لا رب غیره

او شهد ان البعث حق واخلص (۶۸)

(میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی پروردگار نہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔)

توکلت فی رزقی علی الله خالقی

وایقنت ان الله لا شک رازقی (۶۹)

(میں نے اپنے رزق کے سلسلے میں اللہ تعالی پر توکل کیا ہے کیونکہ وہی میرا خالق ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ میرا رزاق صرف اللہ تعالی ہی ہے)

ماشئت کان ، وان لم اشا ۔ وماشئت ان لم تشأ لم یکن (۸۰)

(اے اللہ) تو جو چاہے وہی ہوگا۔ اس میں میری رضا کو کوئی دخل نہیں ہوسکتا اور جو کچھ میں چاہتا ہوں، اگر تیری مشیت نہ ہو تو وہ نہیں ہوسکتا۔)

کم ضاحک والمنایا فوق هامته

لو کان یعلم غیبامات من کمد (۴۱)

(کتنے لوگ ہیں جو ہنسی خوشی میں مست ہیں حالانکہ موت ان کے قریب ہے اگر وہ غیب جانتے تو غم وحزن سے مرجاتے)

ان کنت تغدو فی الذنوب جلیدا

و تخاف فی یوم المعاد و عیدا (۴۲)

(اگر تو گناہوں میں لت پت ہے اور محشر کے دن سے ڈرتا ہے تو)

لاتیاسن من لطف ربک فی الحشا

فی بطن امک مضغة ووليدا (۴۳)

(اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جس نے تجھے شکم مادر میں اور اس کے بعد تجھے مایوس نہیں کیا)

معاشرت:۔

لقلع ضرس وضرب حبس
ونزع نفس ورد امس
واكل ضب وصيد دب
وصرف حب بارض خرس
....

اهون من وقفة الحر. يرجو نوالا بباب نحس[۴۳]

داڑھ نکالنے کا کام، جلاد کا پیشہ، ماضی کی طرف لوٹ جانا، گوہ کھانا، ریچھ کا شکار کرنا اور بنجر زمین میں محبت کا بیج بونا زیادہ آسان ہے اس امر سے کہ ایک شریف انسان ایک کمینے آدمی کے دروازے پر کچھ لینے کی امید رکھے۔

فاذا سمعت بان مجدودا حوى. عودا فاثمر فی يديه فصدق[۴۵]

(اگر آپ سنیں کہ ایک محنتی آدمی کے ہاتھ میں لکڑی ثمر بار ہو گئی تو یہ مان لو)

اذا المرء افشى سره بلسانه . ولام عليه غيره فهو احمق[۴۶]

(جب کوئی شخص خود اپنا راز دوسروں کو بتاتا ہے اور افشا ہونے پر دوسروں کو ملامت کرتا ہے تو وہ خود احمق ہے۔)

تعصى الاله وانت تظهر حبه. هذا محال فی القياس بديع[۴۷]

(تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور اس سے اظہار محبت بھی کرتا ہے یہ بات بہر حال ناممکن اور محال ہے۔ (کہ محبت بھی ہو اور اسی کی معصیت بھی (قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے)

نعيب زماننا والعيب فينا. وما لزماننا عيب سوانا[۴۸]

ہم زمانے کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ عیب زمانے میں نہیں بلکہ ہمارے اپنے اندر ہے۔

احفظ لسانک ايها الانسان. لايلدغنک انه ثعبان[۴۹]

(اپنی زبان کی حفاظت کر کہیں یہ تجھے ڈس نہ لے کیونکہ یہ ایک اژدہا ہے)

امراء اور سلاطین کے دربار سے اجتناب:۔

ان الملوک بلاء حيثما حلوا. فلايكن لک فی ابوابهم ظل[۵۰]

بے شک بادشاہ ایک آزمائش ہیں جہاں اتریں تیرا سایہ تک ان کے دروازہ پر نہ پڑے

فاستعن بالله عن ابوابهم کرما - ان الوقوف علی ابوابهم ذل[۸۱]

(ان کے دروازے پر حاضری سے اللہ کی پناہ مانگ۔ کیونکہ ان کے دروازے پر حاضری میں ذلت ہے۔

اہل بیت وصلحاء سے محبت:۔

یاآل بیت رسول الله حبکم. فرض من الله فی القرآن انزله[۸۲]

(اے اللہ تعالیٰ کے رسول کے گھر والو! تمہاری محبت فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ محبت کرنے کا حکم قرآن مجید میں دیا ہے)

اذا نحن فضلناعلیا فاننا. روافض بالتفضیل عند ذوی الجهل[۸۳]

جب ہم حضرت علیؓ کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو جاہل ہمیں رافضی کہتے ہیں۔

وفضل ابی بکر اذا ماذکرته . رمیت بنصب عند ذکری للفضل[۸۴]

اور جب میں حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کرتاہوں تو حضرت علیؓ کے مخالفین میں میرا شمار ہوتا ہے۔

علم کی فضیلت:۔

رایت العلم صاحبه کریم. ولو ولدت آباء لئام[۸۵]

(میں نے صاحب علم کو باعزت دیکھا ہے۔ خواہ اس کے ماں باپ غریب ہی کیوں نہ ہوں) انہی موضوعات جیسے دیگر معاشرتی ودینی مسائل سے متعلق عنوانات مثلاً عزت نفس مساعدت مظلوم، محنت، حب وطن، احترام انسانیت، عفوودرگزر تحدیث نعمت، تواضع للعلماء، موت کے لئے تیاری، رحمت خداوندی کی امید وغیرہ پر آپ نے شعر کہے ہیں(۸۶) عالم اسلام کا جلیل القدر، ہمہ صفت موصوف، فقہ اسلامی کا امام قاہرہ میں رجب کی آخری جمعرات سنہ ۲۰۴ھ راہیٔ ملک عدم ہوا(۸۷) انالله وانا الیه راجعون۔ تعلیمی سفر کے دوران جب ہمیں جامعة الازهر قاهره (مصر) جانے کا اتفاق ہوا تو قاہرہ میں امام شافعیؒ کی قبر پر بھی جانے کا موقع ملا یہ جگہ آج کل تربة الشافعی کے نام سے معروف ہے اور یہ محلہ امام شافعیؒ کے نام سے موسوم ہے۔ امام شافعیؒ کی قبر کے ایک طرف سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے بھائی کی قبر بھی ہے۔ اللہ ان بزرگان دین پر اپنی لازوال رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

حوالہ جات

(۱) یاقوت ۱۷/۲۸۱، ابن خلکان ۴/۱۶۳، کحالہ ۹/۱۳۲، قمی ۲/۳۱۳، شیرازی ۴۸، سبکی ۲۲۵، اسنوی ۱/۱۱، بغدادی ۲/۵۶

(۲) یاقوت ۱۷/۲۸۲، ابن خلکان ۴/۱۶۵- بغدادی ۲/۵۹، اسنوی ۱/۱۱-

(۳) اسنوی ۱/۱۱، خضری ۲۵۱

(۴) بغدادی ۲/۵۹، ابن خلکان ۴/۱۶۵، اسنوی ۱/۱۱، کحالہ ۹/۳۲

(۵) اسنوی ۱/۱۱، بغدادی ۴/۶۳، کحالہ ۹/۳۲، قمی ۲/۳۱۴-

(۶) یاقوت ۱۷/۲۸۴، خضری ۲۵۱

(۷) یاقوت ۱۷/۲۸۳، کحالہ ۳/۲۱۳

(۸) یاقوت ۱۷/۲۸۳-۲۸۵

(۹) بغدادی ۲/۶۳ کے مطابق آپ نے بیس سال بادیہ نشینی اختیار کی

(۱۰) ایضاً

(۱۱) یاقوت ۱۷/۲۸۳-۲۸۵

(۱۲) خدوری (مقدمہ ترجمہ الرسالہ للشافعی بزبان انگریزی) ۱۱

(۱۳) اسنوی ۱/۱۳

(۱۴) زمخشری ۱/۴۶۹

(۱۵) ایضاً

(۱۶) خضری- ۲۵۵

(۱۷) زیات- ۲۵۶ (۱۸) اسنوی ۱/۱۳

(۱۹) الف، ایضاً

(۱۹) ب یاقوت ۶/۳۲۹

(۲۰) ابن خلکان ۴/۱۶۳، ۱۶۶

(۲۱) بغدادی ۲/۶۷

(۲۲) احمد امین ۲/۲۱۹

(۲۳) بغدادی ۲/۶۳

(۲۴) شافعی (۱) ۳۹- ابن خلکان ۴/۱۶۷ پر بالعلماء کی بجائے بالعظماء ہے

(۲۵) ملاحظہ ہو نمبر ۲۰-۲۲

(۲۶) ابن رشیق ۱/۴۰

(۲۷) الاسنوی ۱/۱۳

(۲۸) ابن خلکان ۴/۱۶۶

(۲۹) احمد امین ۲/۲۱۹

(۳۰) نویری ۴/۱۹۴-۱۹۵

(۳۱) ملاحظہ نمبر ۲۵

(۳۲) الاسنوی (حاشیہ) ۱/۱۳

(۳۳) زیات ۱۲۰، ۱۵۷

(۳۴) ایضاً ۸۳

(۳۵) ایضاً ۱۵۷- راجح قول یہ کہ اس روایت کو مطیع بن ایاس یا ۱/۱۷۰ ابو نواس نے توڑا-

(۳۶) اسکندری

(۳۷) زیات ۱۵۹، اسکندری ۱۶۹-۱۷۰

(۳۸) یوسف اسعد ۱/۹۳

(۳۹) ملاحظہ ہو ۲۴

(۴۰) شافعی (۱) ۱۷

(۴۱) انساء ۹۷

(۴۲) شافعی (۱) ۴۱

(۴۳) التوبہ ۳۲

(۴۴) الشافعی (۱) ۷۱

(۴۵) النمل ۳۴

(۴۶) ابن خلکان ۴/۱۶۳، رازی ۱۴۶

(۴۷) شافعی (۱) ۴۶

(۴۸) نووی ۵۳۲

(۴۹) شافعی (۱) ۲۱

(۵۰) عسقلانی ۱/۲۴۸

(۵۱) شافعی (۱) ۶۹

(۵۲) نووی ۲۳۸

(۵۳) ملاحظہ ہو نمبر ۲۵

(۵۴) شافعی (۱) ۲۸

(۵۵) الف۔ ابو تمام ۲۰

(۵۵) ب۔ ایضا ۳۰۲

(۵۶) الف۔ شافعی (۱) ۶۱

(۵۶) ب۔ کعب بن زھیر و، اعشی ۱۳

(۵۷) شافعی (۱) ۵۵

(۵۸) امرؤالقیس (معلقہ) ۷

(۵۹) شافعی (۱) ۱/۱۹۶، زھیر ہ (دیوان) ۶۳

(۶۰) ایضا ۱/۲۲

(۶۱) ایضا ۲/۱۴۱

(۶۲) ایضا

(۶۳) ایضا ۴/۶، اعشی (دیوان) ۱۲۲۔ "بارتنا" کی بجائے یا "بارقی"

(۶۴) شوقی ضیف (العصر العباسی) ۲۹۰-۴۳۴

(۶۵) ایضا

(۶۶) ایضا ۲۴۰-۲۵۱

(۶۷) ایضا ۳۹۹-۴۱۳ (شعراء الزھد)

(۶۸) شافعی (۱) ۵۴

(۶۹) ایضا ۶۶

(۷۰) ایضا ۸۳

(۷۱) ایضا ۳۸

(۷۲) ایضا ۳۹

(۷۳) ایضا

(۷۴) ایضا ۵۲

(۷۵) ایضا ۶۴

(۷۶) ایضا ۶۵

(۷۷) ایضا ۵۸

(۷۸) ایضا ۸۲

(۷۹) ایضا

(۸۰) ایضا ۷۱

(۸۱) ایضا

(۸۲) ایضا ۷۲ (۸۳) ایضا (۸۴) ایضا ۷۲

(۸۵) ایضا ۷۴ (۸۶) ملاحظہ ہو شافعی (۱)

(۸۷) بغدادی ۲/۷۰

مصادر ومراجع

۱. ابن خلکان: شمس الدین احمد بن ابی بکر بن خلکان . وفیات الاعیان . دار صادر بیروت

ابن رشیق: ابو علی الحسن بن رشیق الازدی . العمده . مطبع السعاده مصر (طبع ثانی) ۱۹۶۳ء

ابو تمام: ابو تمام حبیب بن اوس طائی . دیوان الحماسه . مکتبه المعارف العلمیه لاہور

احمد امین: ضحی الاسلام. دارالکتاب العربی . بیروت

اسکندری: احمد الاسکندری. المفصل فی تاریخ الادب العربی. المطبعه النموذجیه. مصر

اسنوی: جمال الدین عبد الرحیم الاسنوی. طبقات الشافعیه. مطبعه الارشاد (طبع اولی) ۱۹۷۰ء

اعشی: میمون بن قیس بن جندل (شاعر معروف) دیوان الاعشی. دار صادر بیروت

امرؤ القیس: حندج بن حجر الکندی (شاعر معروف) معلقه امرئ القیس (شرح المعلقات العشر للزوزنی) دار مکتبه الحیاه بیروت

بغدادی: احمد بن علی الخطیب البغدادی. تاریخ بغداد. دار الکتاب العربی. بیروت

خدوری: محمد الحذوری THE ISLAMIC TEXT SOCIETY LONDON TRANSLATION OF al.SHAFIOTS al.RISALA

خضری: محمد الخضری بک. تاریخ التشریع الاسلامی. المکتبه التجاریه الکبری مصر

رازی: عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی. اداب الشافعی ومناقبه. مؤسسه نشر الثقافه الاسلامیه مصر

زمخشری: محمود بن عمر الزمخشری. الکشاف نشر ادب الحوزه

زهیر: زهیر بن ابی سلمی. دیوان زهیر. دار صادر بیروت

زیات: احمد حسن الزیات. تاریخ الادب العربی فاران اکیڈمی لاہور

سبکی: تاج الدین السبکی. طبقات الشافعیه الکبری. مطبعه الحسینیه المصریه قاہره

شافعی: محمد بن ادریس الشافعی.(۱) دیوان الشافعی. دار الجیل بیروت(۲) الام. دار المعرفه بیروت

شوقی: شوقی ضیف. تاریخ الادب العربی (العصر العباسی) دار المعارف مصر

شیرازی: ابو اسحاق الشیرازی . طبقات الفقہاء . المکتبه العربیه بغداد

عسقلانی: شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی. الدرایه فی تخریج احادیث الهدایه. دار نشر الکتب الاسلامیه

قمی: عباس القمی. الکنی والالقاب. مطبعه العرفان صید البنان ۱۳۵۸ھ

كحاله: عمر رضا كحاله.معجم المولفين . مطبعه الزقى . دمشق

كعب بن زهير: ديوان. دارا القوميه قاهره

نووی: ابو زکریا یحی بن شرف النووی. ریاض الصالحین. امجد اکیڈمی لاہور

نویری: شهاب الدين احمد بن عبد الوہاب النويرى. نهايه الارب وزاره الثقافه والاثار. المؤسسه المصريه

ياقوت: شهاب الدين ابو عبد الله ياقوت بن عبد الله الحموى . ارشاد الاريب الى معرفه الاديب. مطبعه الهنديه قاهره.

يوسف اسعد: مصادر الدراسه الادبيه. مطبعه دير المخلص صيدا لبنان